مفت سلسلۂ اشاعت 119

خلیل العلماء حضرت مولانا مفتی محمد خلیل خاں برکاتی علیہ الرحمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

نام کتاب : مسائل عید قرباں

مرتب : خلیل العلماء، حضرت علامہ مولانا مفتی خلیل خاں برکاتی علیہ الرحمہ

ضخامت : ۱۶ صفحات

تعداد : ۲۰۰۰

مفت سلسلہ اشاعت : ۱۱۹

اشاعت : جنوری ۲۰۰۴ء، ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ

ملنے کے پتے:

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان،

نور مسجد کاغذی بازار، کراچی۔ 2439799

مدنی مدرسہ ضیاء القرآن

صدیق اکبر روڈ گھاس گنجی موسیٰ لین، کراچی۔

ابتدائیہ

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

زیرِ نظر کتابچہ "جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان" کے تحت شائع ہونے والے سلسلہ مفت اشاعت کی ۱۱۹ ویں کڑی ہے۔ جو کہ مفتی خلیل خاں برکاتی علیہ الرحمہ کی مرتب کردہ ہے۔ جس میں انہوں نے قربانی، نماز عید اور تکبیر تشریق کے مسائل ذکر کیے ہیں۔ امید ہے کہ جمعیت کی سابقہ کاوشوں کی طرح یہ کاوش بھی ان شاء اللہ تعالیٰ قارئین کرام میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھی جائے گی۔

ادارہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ

اضحیہ یعنی قربانی

مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بہ نیت تقرب وثواب ذبح کرنا قربانی ہے یہ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے جو اس امت کے لئے باقی رکھی گئی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قربانی کا حکم دیا۔ قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ط

تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

امام مسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ سینگ والا مینڈھا لایا جائے جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں نظر کرتا ہو یعنی اس کے پاؤں اور پیٹ اور آنکھیں سیاہ ہوں چنانچہ مینڈھا قربانی کے لئے حاضر کیا گیا حضور نے فرمایا عائشہ چھری لاؤ پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کرلو، پھر حضور نے چھری لی اور مینڈھے کو لٹایا اور ذبح کیا پھر فرمایا:

بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلۡ مِنۡ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنۡ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ ط

(الٰہی تو اس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور ان کی آل اور امت کی طرف سے قبول فرما)

فائدہ:۔

ہمارے آقا و مولیٰ حضور پرنور ﷺ کے کرم عمیم کو دیکھیں کہ خود اپنی امت کی طرف سے قربانی کی تو جو مسلمان صاحب استطاعت ہو اگر حضور اقدس ﷺ کے نام کی ایک قربانی کرے تو زہے نصیب اور بہتر سینگ والا مینڈھا ہے جس کی سیاہی میں سفیدی کی بھی آمیزش ہو جیسے مینڈھے کی خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی فرمائی۔ (بہار شریعت)

احادیث کریمہ

۱۔ یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابن آدم کا کوئی عمل اللہ ﷻ کے نزدیک خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقام قبول میں پہنچ جاتا ہے لہٰذا اسے خوش دلی سے کرو۔ (ابو داؤد، ترمذی وغیرہ)

۲۔ صحابہ کرام ؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ قربانیاں کیا ہیں؟

فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے لئے اس میں کیا ثواب ہے فرمایا ہر بال کے مقابل نیکی ہے عرض کی اُون کا کیا حکم ہے فرمایا اُون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے (ابن ماجہ)

۳۔ جس نے خوشی خوشی دل سے طالب ثواب ہو کر قربانی کی وہ آتش جہنم یعنی عذاب دوزخ سے حجاب (روک) ہو جائے گی (طبرانی)

۴۔ جو روپیہ عید کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا اس سے زیادہ کوئی روپیہ پیارا نہیں۔ (طبرانی)

۵۔ حضور اقدس ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کھڑی ہو جاؤ اور اپنی قربانی کے پاس ہو جاؤ کہ اس کے خون کے پہلے ہی قطرہ میں جو کچھ گناہ کئے ہیں، سب کی مغفرت ہو جائے گی، اس میں ابو سعید خدری ؓ نے عرض کی "یا نبی اللہ ﷺ" یہ آپ کی آل کے لئے خاص ہے یا آپ کی آل کے لئے بھی ہے اور عامۂ مسلمین کے لئے بھی۔ ارشاد فرمایا کہ میری آل کے لئے خاص بھی ہے اور تمام مسلمین کے لئے عام بھی (زیلعی)

۶۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جو کام آج ہم کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں

پھر اس کے بعد قربانی کریں گے جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت (طریقہ) کو پا لیا اور جس نے پہلے ذبح کر لیا وہ گوشت ہے جو اس نے پہلے اپنے گھر والوں کے لیے مہیا کر لیا۔ قربانی سے اسے کچھ تعلق نہیں۔ ابو بردہ ؓ کھڑے ہوئے اور یہ پہلے ہی ذبح کر چکے تھے (اس خیال سے کہ پڑوس کے غریبوں کو گوشت مل جائے) اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس بکری کا چھ ماہ کا ایک بچہ ہے فرمایا تم اسے ذبح کر لو اور تمہارے سوا کسی کے لئے چھ ماہ کا بچہ کفایت نہیں کرے گا۔ (بخاری شریف)

۷۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے یوم الضحٰی کا حکم دیا گیا اس دن کو خدا نے اس امت کے لئے عید بنایا۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ بتائیے میرے پاس منیحہ (۱) کے سوا کوئی جانور نہ ہو تو کیا اسی کی قربانی کر دوں فرمایا "نہیں" ہاں تم اپنے بال اور ناخن ترشواؤ اور مونچھیں ترشواؤ اور موئے زیر ناف کو مونڈو اسی میں تمہاری قربانی خدا کے نزدیک پوری ہو جائے گی۔ (ابوداؤد و نسائی)

یعنی جسے قربانی میسر نہ ہو اسے ان چیزوں کے کرنے سے قربانی کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔

۸۔ جس نے ذی الحجہ کا چاند دیکھ لیا اور اس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہے تو جب تک قربانی نہ کر لے بال اور ناخن نہ ترشوائے (مسلم)

۹۔ جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب ہر گز نہ آئے۔ (ابن ماجہ)

قربانی کے احکام

۱۔ قربانی واجب ہونے کی شرائط یہ ہیں:

اسلام: یعنی غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں۔

اقامت: یعنی مقیم ہونا، تو مسافر پر اگرچہ واجب نہیں مگر نفل کے طور پر کرے تو ثواب پائے گا۔

(۱) منیحہ (وہ جانور جو کسی دوسرے نے عارضی طور پر دودھ وغیرہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے دیا ہے)

تونگری: یعنی مالک نصاب ہونا اور یہاں مالداری سے مراد وہی ہے جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے۔ وہ مراد نہیں جس سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ مرد ہونا اس کے لئے شرط نہیں۔ عورتیں اگر مالک نصاب ہوں تو ان پر بھی واجب ہے۔ جیسے مردوں پر واجب ہوتی ہے۔ (درمختار)

۲۔ نہ خود نابالغ پر قربانی واجب ہے نہ اس کی طرف سے اس کے باپ پر (درمختار) اور نابالغ کی طرف سے اگرچہ واجب نہیں مگر کردینا بہتر ہے۔ (عالمگیری)

۳۔ شرائط کے پورے وقت میں پایا جانا ضروری نہیں بلکہ قربانی کے لئے جو وقت مقرر ہے اس کے کسی حصہ میں شرائط کا پایا جانا وجوب کے لئے کافی ہے مثلاً ایک شخص ابتدائے وقت قربانی میں فقیر تھا اور وقت کے اندر مالدار ہوگیا تو اس پر بھی قربانی واجب ہے (عالمگیری)

۴۔ جو شخص دوسو درم (52½ تولہ) چاندی یا بیس دینار (7½ تولہ) سونے کا مالک ہو یا حاجت کے سوا کسی ایسی چیز کا مالک ہو جس کی قیمت دوسو درم ہو وہ غنی ہے اور اس پر قربانی واجب ہے (عالمگیری)

۵۔ بالغ لڑکوں یا بی بی کی طرف سے قربانی کرنا چاہتا ہے تو ان سے اجازت حاصل کرے بغیر ان کے کہے اگر کردی تو ان کی طرف سے واجب ادا نہ ہوگا (عالمگیری)

۶۔ قربانی کے وقت میں قربانی ہی کرنا لازم ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہوسکتی مثلاً بجائے قربانی اس نے بکری یا اس کی قیمت صدقہ کردی، ناکافی ہے۔ البتہ قربانی میں نیابت ہوسکتی ہے یعنی خود کرنا ضروری نہیں دوسرے کو اجازت دی اس نے کردی تو ہوجائے گی۔ (بہار شریعت)

قربانی کے جانور

۱۔ قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں۔ اونٹ، گائے اور بکری ہر قسم میں اس کی جتنی نوعیں

ہیں سب داخل ہیں چنانچہ بیل اور بھینس گائے میں شمار ہیں، بھیڑ، مینڈھا اور دنبہ بکری میں داخل ہیں انکی بھی قربانی ہوسکتی ہے۔ (عالمگیری)

نر اور مادہ، خصی اور غیر خصی سب کا ایک حکم ہے یعنی سب کی قربانی ہوسکتی ہے اور بکری کی قسم میں سے قربانی کرنی ہو تو افضل یہ ہے کہ سینگ والا مینڈھا چت کبرا خصی ہو کہ حدیث میں ہے حضور نبی کریم ﷺ نے ایسے مینڈھے کی قربانی کی (عالمگیری)

۲۔ قربانی کے جانور کی عمر یہ ہونا چاہئے، اونٹ پانچ سال، گائے دو سال، بکری ایک سال۔ اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں۔ زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے ہاں دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے (درمختار) یہ خصوصیت صرف انہیں کی ہے بکری وغیرہ سال بھر سے کم کی ہوں تو ان کی قربانی نہ ہوسکے گی (درمختار)

۳۔ مینڈھا، بھیڑ سے اور دنبہ، دنبی سے افضل ہے جبکہ دونوں کی ایک قیمت ہو اور دونوں میں گوشت برابر ہو اور بکری بکرے سے افضل ہے مگر خصی بکرا بکری سے افضل ہے جبکہ گوشت اور قیمت میں برابر ہوں۔ اونٹنی اونٹ سے اور گائے بیل سے افضل ہے جبکہ گوشت اور قیمت میں برابر ہوں۔ (درمختار)

۴۔ بکری کی قیمت اور گوشت اگر گائے کے ساتویں حصے کے برابر ہو تو بکری افضل اور گائے کے ساتویں حصے میں بکری سے زیادہ گوشت ہو تو گائے افضل ہے یعنی جب دونوں ایک ہی قیمت ہو اور مقدار بھی ایک ہی ہو تو جس کا گوشت اچھا ہو وہ افضل ہے اور اگر گوشت کی مقدار میں فرق ہو تو جس میں گوشت زیادہ ہو وہ افضل ہے (درمختار)

۵۔ قربانی کے جانور کو عیب سے خالی ہونا چاہئے، اور تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی ہوجائے گی مگر مکروہ ہوگی اور زیادہ عیب ہو تو ہوگی ہی نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

وہ جانور جن کی قربانی جائز ہے

۱۔ بھینگا ہو۔

۲۔ جس کی نظر تہائی یا تہائی سے کم جاتی رہی ہو۔

۳۔ جس میں معمولی جنون ہو یعنی چر لیتا ہو۔

۴۔ جسے خارش ہو مگر فربہ ہو۔

۵۔ چکی، دم یا کان تہائی یا اس سے کم کٹے ہوں یا کان چھوٹے ہوں۔

۶۔ خصی ہو یعنی جس کے خصیے نکال لیے گئے ہوں۔

۷۔ مجبوب ہو یعنی جس کے خصیے اور عضو تناسل سب کاٹ لئے گئے ہوں۔

۸۔ بھیڑ یا یا دنبے کی اون کاٹ لی گئی ہو۔

۹۔ اتنا بوڑھا ہو کہ بچے کے قابل نہ رہا ہوں۔

۱۰۔ داغا ہوا ہو۔

۱۱۔ جس کے اکثر دانت موجود ہوں۔

۱۲۔ جس کا دودھ نہ اترتا ہو۔

۱۳۔ گائے یا اونٹنی کا صرف ایک تھن بذریعہ علاج خشک کیا گیا ہو۔

۱۴۔ لنگڑا جانور جو چلنے میں ٹوٹے ہوئے پاؤں سے مدد لیتا ہو۔

۱۵۔ جس کی چکی چھوٹی ہو۔

۱۶۔ جس کے پیدائشی سینگ ہی نہ ہوں۔

۱۷۔ جس کا سینگ مینگ (جڑ) سے کم ٹوٹا ہو تو ان صورتوں میں قربانی جائز ہے۔

وہ جانور جن کی قربانی جائز نہیں

۱۔ اندھا ہو۔

۲۔ کانا ہو یعنی جس کا کانا پن ظاہر ہوتا ہو۔

۳۔ تہائی سے زیادہ نظر جاتی رہی ہو۔

۴۔ خارش یا کسی اور وجہ سے اتنا لاغر یعنی کمزور ہو کہ اس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو۔

۵۔ لنگڑا ہو جو قربان گاہ تک اپنے پاؤں سے چل کر نہ جا سکے۔

۶۔ ایسا بیمار کہ اس کی بیماری ظاہر ہوتی ہے۔

۷۔ کان، دم، چکی، تہائی سے زیادہ کٹے ہوں۔

۸۔ پیدائشی کان نہ ہوں۔

۹۔ ایک کان ہو۔

۱۰۔ دانت نہ ہوں۔

۱۱۔ تھن کٹے ہوں یا خشک ہوں۔

۱۲۔ ناک کٹی ہو۔

۱۳۔ علاج کے ذریعے دودھ خشک کر دیا گیا ہو۔

۱۴۔ خنثیٰ جانور جس میں نر اور مادہ دونوں کی علامتیں ہوں۔

۱۵۔ جلالہ یعنی جو صرف غلیظ کھاتا ہو۔

۱۶۔ ایک پاؤں کاٹ لیا گیا ہو۔

۱۷۔ اس حد تک جنون ہوں کہ وہ چرتا بھی نہ ہو۔

۱۸۔ سینگ مینگ (جڑ) تک ٹوٹ گیا ہو۔ ان سب صورتوں میں قربانی جائز نہیں۔

قربانی کے جانور میں شرکت

۱۔ گائے اونٹ وغیرہ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں لیکن شرکاء میں سے اگر کسی شریک کا حصہ ساتویں سے کم ہے تو کسی کی بھی قربانی نہ ہوگی ہاں ساتویں حصے سے زیادہ کی قربانی ہو سکتی ہے۔ مثلاً گائے کو چھ یا پانچ یا چار شخصوں کی طرف سے قربانی کریں یہ ہو سکتا ہے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ سب کے حصے برابر ہوں ہاں یہ ضروری ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں سے کم نہ ہو۔ (درمختار، ردالمختار)

۲۔ گائے یا اونٹ کے شرکاء میں سے ایک کافر ہے یا ان میں سے ایک شخص کا مقصود قربانی نہیں بلکہ گوشت حاصل کرنا ہے تو کسی کی قربانی نہ ہوگی (درمختار)

تنبیہہ: یہی حکم بدمذہب بے دین مثلاً منکر حدیث وغیرہ کا ہے بیہقی کی حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کی نماز قبول کرے، نہ روزہ، نہ زکوۃ نہ حج، نہ عمرہ نہ جہاد نہ فرض، نہ نفل اکثر دیکھا گیا ہے کہ کسی دنیاوی مصلحت کے ماتحت قربانی کے شرکاء کے عقائد کا لحاظ نہیں رکھا جاتا کاش ہمارے بھائی اس حدیث سے سبق لیں اور اپنی قربانیاں ضائع ہونے سے بچائیں۔

۳۔ قربانی کے سب شرکاء کی نیت تقرب ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کا ارادہ گوشت نہ ہو، ہاں یہ ضروری نہیں کہ وہ تقرب ایک ہی قسم کا ہو مثلاً سب قربانی ہی کرنا چاہتے ہوں بلکہ قربانی اور عقیقہ کی بھی شرکت ہوسکتی ہے کہ عقیقہ بھی تقرب کی ایک صورت ہے۔ (ردالمحتار)

۴۔ شرکت میں قربانی ہوئی تو ضروری ہے کہ گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے۔ اندازہ سے تقسیم نہ ہو، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کسی کو زائد یا کم ملے اور یہ ناجائز ہے یہاں یہ خیال نہ کیا جائے کہ کم وبیش ہوگا تو باہم ایک دوسرے کو معاف کردے گا۔ یہاں عدم جواز شریعت کا حق ہے اور لوگوں کو حق شرع معاف کرنے کا حق نہیں (درمختار، ردالمحتار)
البتہ اگر تمام حصہ دار کسی ایک شریک کو مالک بنادیں وہ جسے چاہے گوشت دے اور جسے چاہے نہ دے اور اس کے نہ دینے سے کوئی شریک ناراض بھی نہ ہو تو جواز کی صورت ہوسکتی ہے اور اسے تقسیم کرنے کے لئے وزن کرنا ضروری نہیں ہوگا۔ (از افادات مفتی وقار الدین علیہ الرحمہ، "ناشر")

قربانی کا وقت

۱۔ قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب

تک ہے یعنی تین دن اور دو راتیں اور ان دنوں کو ایام نحر کہتے ہیں (درمختار وغیرہ)

۲۔ وقت سے پہلے قربانی نہیں ہوسکتی اگر کسی نے کرلی تو قربانی نہ ہوگی لہٰذا دوبارہ قربانی کرے اور وقت گزرنے کے بعد بھی قربانی نہیں ہوسکتی لہٰذا اب قربانی کا جانور یا اسکی قیمت صدقہ کرے۔

۳۔ دسویں کے بعد دونوں راتیں ایام نحر میں داخل ہیں ان میں بھی قربانی ہوسکتی ہے مگر رات میں ذبح کرنا مکروہ ہے اور پہلا دن یعنی دسویں تاریخ میں افضل ہے، پھر گیارہویں اور پچھلا دن یعنی بارہویں سب سے کم درجہ ہے اور اگر تاریخوں میں شک ہو مثلاً دسویں کے متعلق یہ شبہ ہے کہ شاید گیارہویں ہو تو بہتر یہ ہے کہ قربانی بارہویں سے پہلے کر ڈالے (عالمگیری)

۴۔ شہر میں قربانی کی جائے تو شرط ہے کہ نماز ہوچکے لہٰذا نماز عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہوسکتی (عالمگیری)
اور یہ ضروری نہیں کہ عیدگاہ میں نماز ہوجائے جب ہی قربانی کی جائے بلکہ کسی مسجد میں ہوگئی اور عیدگاہ میں نہ ہوئی جب بھی قربانی ہوسکتی ہے (درمختار)

۵۔ دیہات میں چونکہ نماز عید نہیں لہٰذا یہاں طلوع فجر کے بعد ہی قربانی ہوسکتی ہے اور دیہات میں بہتر ہے کہ بعد طلوع آفتاب قربانی کی جائے (عالمگیری)

۶۔ شہر اور دیہات کا یہ فرق مقام قربانی کے لحاظ سے ہے یعنی دیہات میں قربانی ہو تو وہ وقت ہے اگرچہ قربانی کرنے والا شہر میں ہو اور شہر میں ہو تو نماز کے بعد ہو۔ اگرچہ جسکی طرف سے قربانی ہو وہ دیہات میں ہو لہٰذا شہری آدمی اگر صبح ہی نماز عید سے پہلے قربانی چاہتا ہے تو دیہات میں بھیج دے۔ (درمختار)

۷۔ ایام نحر میں قربانی کرنا اتنی قیمت کے صدقے کرنے سے افضل ہے کیونکہ قربانی واجب ہے یا سنت اور صدقہ کرنا تطوّع محض (نفل) ہے لہٰذا قربانی افضل ہوئی (عالمگیری)

اور قربانی واجب ہو تو بغیر قربانی کئے کوئی شخص بری الذمہ نہیں ہو سکتا مثلاً بجائے قربانی کے لاکھوں روپے صدقہ کردینا ناکافی ہے۔

مسائل متفرقہ

۱۔ ایک شخص فقیر تھا مگر اس نے قربانی کرڈالی اس کے بعد ابھی قربانی کا وقت باقی تھا کہ وہ غنی ہو گیا تو اس کو پھر قربانی کرنی چاہئے کہ پہلے جو کی تھی وہ واجب نہ تھی اب واجب ہے (عالمگیری)

۲۔ قربانی کا جانور مر گیا تو غنی پر لازم ہے کہ دوسرے جانور کی قربانی کرے اور فقیر کے ذمہ دوسرا جانور واجب نہیں اور اگر قربانی کا جانور گم ہو گیا یا چوری ہو گیا اور اس کی جگہ دوسرا جانور خرید لیا۔ اب وہ مل گیا تو غنی کو اختیار ہے کہ دونوں میں سے جس ایک کو چاہے قربان کرے اور فقیر پر واجب ہے کہ دونوں کی قربانیاں کرے (درمختار) مگر غنی نے اگر دوسرے کی قربانی کی اور اس کی قیمت پہلے سے کم ہے تو جتنی کمی ہے اتنی رقم صدقہ کرے (ردالمختار)

۳۔ قربانی اگر منت کی ہے تو اس کا گوشت نہ خود کھا سکتا ہے نہ اغنیاء کو کھلا سکتا ہے بلکہ اس کو صدقہ کردینا واجب ہے منت ماننے والا فقیر ہو یا غنی دونوں کا ایک حکم ہے (زیلعی)

۴۔ قربانی کی اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہے تو اسے صدقہ کردیں یا ذبح کردے اور اسے صرف میں لا سکتا ہے اور مرا ہوا بچہ ہے تو اسے پھینک دے کہ مردار ہے، قربانی ہو جائے گی جانور حلال رہیگا (بہار شریعت)

۵۔ مالک نصاب نے قربانی کے لئے گائے خریدی پھر اس میں چھ شخصوں کو شریک کر لیا تو سب کی قربانی ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر خریدنے ہی کے وقت اس کا ارادہ دوسرے کو شریک کرنے کا تھا تو مکروہ نہیں اور اگر خریدنے سے پہلے ہی شرکت کر لی جائے تو یہ سب سے بہتر ہے اور اگر غیر مالک نصاب نے قربانی کے لئے گائے

خریدی تو خریدنے سے ہی اس پر اس گائے کی قربانی واجب ہو گئی اب وہ دوسرے کو شریک نہیں کرسکتا (عالمگیری)

۶۔ عیبی جانور خریدا تھا اور بعد میں اس کا عیب جاتا رہا تو غنی اور فقیر دونوں کے لئے اس کے قربانی جائز ہے (درمختار)

۷۔ قربانی کرتے وقت جانور اچھلا کودا، جس کی وجہ سے عیب پیدا ہو گیا قربانی ہو جائیگی۔ (درمختار، ردالمختار)

قربانی کا طریقہ

۱۔ قربانی کا جانور ان شرائط کے موافق ہو جو مذکور ہوئے اور ان عیوب سے پاک ہو جن کی وجہ سے قربانی ناجائز ہوتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ عمدہ اور فربہ ہو۔

۲۔ قربانی سے پہلے اسے چارہ پانی دیں یعنی بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں اور ایک کے سامنے دوسرے کو ذبح نہ کریں اور پہلے سے چھری تیز کرلیں۔ جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ کو اس کا منہ ہو اور اپنا داہنا پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیا جائے اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ o اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَکَ وَ مِنْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اسے پڑھ کر ذبح کردے اور قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ ﷺ اگر دوسرے کی طرف سے ذبح کرتا ہے تو مِنِّیْ کی جگہ مِنْ کہے اور مِنْ کے بعد اس کا نام لے اور ذبح اس طرح کرے کہ چاروں رگیں کٹ جائیں یا کم سے کم تین رگیں۔ اس سے زیادہ نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مہرے تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جانور جب تک بالکل ٹھنڈا نہ

ہو جائے اس وقت تک نہ ہاتھ پاؤں کاٹیں نہ کھال اتاریں (عامہ کتب فقہ)

۳۔ قربانی کا جانور مسلمان سے ذبح کرانا چاہئے، اگر کسی مجوسی، کافر، مشرک، ہندو، مرتد یا بے دین سے قربانی کا جانور ذبح کرایا تو قربانی نہیں ہوئی بلکہ یہ جانور حرام اور مردار ہے۔ (بہار شریعت)

۴۔ دوسرے سے جانور ذبح کروایا اور خود اپنا ہاتھ بھی چھری پر رکھ دیا تو دونوں نے مل کر ذبح کیا تو دونوں پر بسم اللہ پڑھنا واجب ہے ایک نے بھی قصداً چھوڑ دیا یا اس خیال سے کہ دوسرے نے کہہ دی مجھے کہنے کی ضرورت نہیں تو دونوں صورتوں میں جانور حرام ہے۔ (درمختار)

قربانی کا گوشت اور پوست

بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کرے ایک حصہ فقراء کے لئے اور ایک حصہ دوست احباب کے لئے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لئے، کل کا صدقہ کر دینا بھی جائز ہے اور کل گھر ہی رکھ لے یہ بھی جائز ہے (عالمگیری) قربانی کا گوشت کافر کو نہ دے کہ یہاں کے کفار حربی ہیں (بہار شریعت) میت کی طرف سے قربانی کی تو اس کا بھی وہی حکم ہے کہ خود کھائے احباب کو دے، فقیروں کو دے اور اگر میت نہ کہہ دیا ہے کہ میری طرف سے قربانی کر دینا تو اس میں سے نہ کھائے بلکہ کل مقدار گوشت فقراء پر صدقہ کر دے (ردالمحتار)

قربانی کا چمڑا اور اس کی جھول اور رسی اور اس کے گلے میں ہار ڈالا ہے وہ ہار، ان چیزوں کو صدقہ کر دے قربانی کے چمڑے کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی کام میں لا سکتا ہے مثلاً اس کی جانماز یا مشکیزہ یا ڈول بنائے یا کتابوں کی جلدوں میں لگائے، یوہیں ایسی چیزوں سے بدل بھی سکتا ہے جس کو باقی رکھتے ہوئے اس سے نفع اٹھایا جائے جیسے کتاب وغیرہ (درمختار) اگر قربانی کی کھال کو روپے کے عوض اس لئے بیچا کہ قیمت صدقہ کر دے گا تو جائز ہے (عالمگیری) جیسا کہ آج کل اکثر لوگ کھال بیچ کر اس کی قیمت مدارس دینیہ یا مساجد پر صرف کرتے ہیں اس میں حرج

نہیں، قربانی کا چمڑا یا گوشت یا اس میں کی کوئی چیز قصاب وغیرہ کو اجرت میں نہیں دے سکتا (ہدایہ) کھال کو اگر ایسی چیز کے بدلے میں بیچا جس کو ہلاک کر کے نفع حاصل کیا جاتا ہے جیسے روٹی، روپیہ پیسہ وغیرہ تو حکم ہے کہ ان چیزوں کو صدقہ کر دے (درمختار) ذبح سے پہلے قربانی کے جانور کے بال اپنے لئے کاٹ لینا اور اس کا دودھ اپنے لئے دوہنا یا اس میں سے کوئی اور منافع حاصل کرنا بھی (مثلاً سواری کرنا، بوجھ لادنا یا اجرت میں دینا) مکروہ و ممنوع ہے اور اگر اون کاٹ لیا اور دودھ دوہ لیا تو صدقہ کر دے (درمختار)

قربانی کا گوشت کافر، ہندو، مرتد، بے دین اور بھنگی کو نہ دیں۔ (بہار شریعت)

حلال جانور کے کون سے اعضاء حرام ہیں؟

یہ اعضاء حرام ہیں:

۱۔ خون ۲۔ پتہ ۳۔ مثانہ
۴۔ نر و مادہ کی پیشاب کی جگہ ۵۔ دونوں کے دبر (یعنی پاخانہ کی جگہ)
۶۔ فوتہ (کپورے) ۷۔ حرام مغز

یہ اعضاء مکروہ ہیں:

تلی، گردہ، اوجڑی اور کھال۔

یہ اعضاء مسنون ہیں:

کلیجی، بکری کا سینہ اور دست۔

تکبیر تشریق کے مسائل

۱۔ ایام تشریق یعنی نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک (پانچ دن اور چار راتیں) ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار افضل، اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں، وہ یہ ہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

۲۔ تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے فوراً بعد واجب ہے یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اس نماز پر بناء نہ کرسکے مثلاً اگر مسجد سے باہر گیا، قصداً وضو توڑا، قصداً یا سہواً کلام کیا، بلا قصد وضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے۔

۳۔ مسبوق و لاحق پر تکبیر واجب ہے مگر جب خود سلام پھیریں اس وقت کہیں اور امام کے ساتھ کہہ لی تو نماز فاسد نہ ہوئی اور نماز ختم کرنے کے بعد تکبیر کا اعادہ بھی نہیں۔

۴۔ منفرد پر تکبیر واجب نہیں مگر منفرد بھی کہہ لے کہ صاحبین کے نزدیک اس پر بھی واجب ہے۔

عیدین کا بیان

عیدین (یعنی عیدالفطر اور بقرعید) کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انہی پر جن پر جمعہ فرض ہے اور اس کے ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں فرق اتنا ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت ہے اگر جمعہ میں خطبہ نہ ہوا تو جمعہ ادا نہ ہوا اور عیدین میں نہ پڑھا تو نماز ہوگئی مگر ایسا کرنا برا ہے۔ جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے ہے اور عیدین کا خطبہ نماز کے بعد عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت بلاوجہ عید کی نماز چھوڑنا گمراہی اور سخت گناہ ہے۔ گاؤں میں نماز عید پڑھنا مکروہ تحریمی ہے عیدین کی نماز کا وقت ایک نیزہ سورج بلند ہونے (یعنی سورج نکلنے کے بیس منٹ بعد) سے زوال سے پہلے تک ہے۔ (درمختار)

نماز عیدین کی نیت

نیت کی میں نے دو رکعت واجب نماز عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کی بمعہ چھ تکبیروں کے اللہ تعالیٰ کے لئے پیچھے اس امام کے منہ طرف کعبہ شریف کے۔

نماز عیدین کا طریقہ

نیت کرنے کے بعد کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھ لیں پھر دوبارہ کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور ہر بار اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں اور چوتھی بار کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔ امام قرأت کرے گا اور بعد رکوع و سجود کے دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں دوسری رکعت میں پہلے امام قرأت کرے گا پھر تین بار کانوں تک ہاتھ اٹھا کر ہر بار اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں اور باقی نماز پوری کریں اور بعد نماز امام کو دو خطبے پڑھنا اور سب مقتدیوں کو غور و توجہ کے ساتھ خاموشی سے سننا سنت ہے۔

نماز عیدین کے مسائل:

۱۔ پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد کوئی شامل ہوا تو اسی وقت تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قرأت شروع کردی ہو۔ (عالمگیری، درمختار)

۲۔ امام کو رکوع میں پایا تو پہلے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے پھر دیکھے کہ اگر عید کی تکبیریں کہہ کر رکوع میں امام کو پالے گا تو عید کی تکبیریں کہے اور رکوع میں شامل ہو جائے اگر یہ سمجھے کہ عید کی تکبیریں کہتے کہتے امام رکوع سے سر اٹھا لے گا تو اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں شریک ہو جائے اور رکوع میں بغیر ہاتھ اٹھائے عید کی تکبیریں کہہ لے۔ پھر اس نے اگر رکوع میں تکبیریں پوری نہ کیں تھیں کہ امام نے سر اٹھا لیا تو امام کے ساتھ سر اٹھائے اور باقی تکبیریں چھوڑ دے کہ یہ ساقط ہوگئیں اب ان کو نہیں کہے گا۔ (عالمگیری)

۳۔ دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تکبیریں اس وقت کہے جب اپنی چھوڑی ہوئی رکعت پوری کرنے کھڑا ہوا۔ (عالمگیری)

۴۔ امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ جب اپنی چھوڑی ہوئی رکعت پڑھے اس وقت کہے۔ (عالمگیری)

لمحہ فکریہ.................

صاحبو! کبھی آپ نے یہ سوچا ہے کہ ہم جو قربانی کرتے ہیں۔اس کی آخر حکمتیں کیا ہیں۔یاد رکھئے! قربانی کی جہاں بہت سی حکمتیں ہیں ان میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ جب بندہ کسی جانور کو راہِ خدا میں قربان کر رہا ہوتا ہے تو دراصل وہ اپنے آپ کو راہِ خدا میں قربان کر دینے کا عملی اظہار کرتا ہے یعنی ظاہری طور پر وہ چھری تو جانور کی گردن پر چلاتا ہے لیکن باطنی طور پر وہ اپنے جذبات اور اپنی خواہشات کو رضائے الٰہی کے لئے ذبح کر رہا ہوتا ہے اور اپنے اندر کی تمام منفی خواہشات اور غلط نظریات کی گردن کاٹ رہا ہوتا ہے۔گویا وہ اس بات کا عزم کرتا ہے کہ اے مولیٰ جس طرح تیری رضا کے لئے تیرے حکم کی اطاعت وفرمانبرداری میں اس جانور کو قربان کر رہا ہوں۔اگر تیری رضا اور اسلام کی سربلندی کے لئے میری اس جان کی ضرورت پڑی تو میں اپنے آپ کو بھی تیری راہ میں قربان کر دینے سے دریغ نہیں کروں گا۔یہ وہ سوچ ہے جو ایک مسلمان کے اندر تسلیم ورضا کا بے پایاں جذبہ پیدا کر دیتی ہے۔جب یہ جذبہ ایک مسلمان کے دل میں پروان چڑھتا ہے تو وہ اپنے رب کی رضا کے لئے مشکل سے مشکل اور کٹھن سے کٹھن مرحلے سے بھی با آسانی گزر جاتا ہے۔

اگر کوئی شخص قربانی تو کرتا ہے مگر اپنے اندر غلط نظریات کی گردن نہیں کاٹتا یعنی اپنے اندر کی غلاظت غرور وتکبر، حرص وطمع، بغض وکینہ، ریاکاری، دکھاوا، شراب نوشی، بدکاری، چوری، دھوکہ دہی، جیسے حرام افعال کو ذبح کر کے اپنے اندر عجز وانکساری، اخوت و بھائی چارہ، غیرت وحمیت اسلامی رواداری جیسے اوصاف پروان نہیں چڑھاتا تو ایسے شخص کو قربانی کا گوشت تو حاصل ہو جائے گا مگر اس کے اصل مقصد کو حاصل نہ کر سکے گا۔قربانی کا مقصد گوشت ہے نہ خون بلکہ بندۂ مومن کے دل میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس کی ذاتِ لامتناہی کا شعور پیدا کرنا ہے۔قربانی جہاں بندے کو اللہ کے قریب کرتی ہے وہاں اللہ کی رضا کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے عملی طور پر تیار بھی کرتی ہے۔

اگر کوئی شخص قربانی محض اس لئے کرتا ہے کہ اس کا مقصد شہرت اور دکھاوا ہو تو یہ ایک ایسا قابلِ مذمت اور لائقِ نفرت فعل ہے کہ اس پر کچھ تحریر کرنا وقت اور کاغذ کے ضیاع کے سوا اور کچھ نہیں۔مسلمانوں کو دکھاوے اور ریاکاری کے مرض سے بچنا چاہئے اور خلوص اور اخلاص کی راہ

اختیار کرنی چاہئے کیونکہ اللہ کی بارگاہ میں کسی جانور کا خون نہیں بلکہ بندے کا خلوص، اس کی نیت اور تقویٰ اہمیت رکھتا ہے۔آج ہم مسلمانوں کی اجتماعی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو یوں لگتا ہے گویا ہماری قربانیاں محض روائتی اور رسمی رہ گئی ہیں۔مسلمان ہر سال تین دن تک قربانیاں کرتے ہیں۔کروڑوں جانور ان تین دنوں میں ذبح ہوتے ہیں مگر کیا وجہ ہے اس قدر قربانیاں راہِ خدا میں پیش کرنے کے باوجود ہماری روح، نفسیات اور دل و دماغ پر وہ اثرات مرتب نہیں ہوتے جو اسلام کا مقصود ومطلوب ہے۔ذرا سوچئے!

ہم قربانیاں تو کرتے ہیں مگر کیا وجہ ہے کہ قربانیاں ہمیں راہِ خدا میں قربان ہونے پر نہیں ابھارتیں۔

ہم قربانیاں تو کرتے ہیں مگر کیا وجہ ہے یہ قربانیاں اسلام کے فروغ کے لئے قربانیاں دینے پر نہیں ابھارتیں۔

ہم قربانیاں تو کرتے ہیں مگر کیا وجہ ہے کہ یہ قربانیاں ہمارے اندر موجود غلاظتیں دور نہیں کر پاتیں۔

ہم قربانیاں تو کرتے ہیں مگر کیا وجہ ہے کہ یہ ہمارے اندر سویا ہوا ضمیر بیدار نہیں کر پاتیں۔

ہم قربانیاں تو کرتے ہیں مگر کیا وجہ ہے کہ یہ قربانیاں اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کی مدد پر ہمیں نہیں ابھارتیں۔

یاد رکھئے جب ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دم توڑتا ہوا بے بس اور بے زبان جانور قربان کرتے ہیں تو اپنا تعلق گویا اللہ تعالیٰ سے جوڑ لیتے ہیں اور جب بندے کا تعلق اللہ تعالیٰ سے قائم ہو جائے اور اس مالک حقیقی کی رضا مقصود ہو جائے تو پھر وہ چھری تو جانور پر چلاتا ہے۔مگر حقیقت میں اپنے اندر کی منفی خواہشات کو ذبح کر رہا ہے۔اپنے آپ کو راہِ خدا میں فنا کر رہا ہے۔اپنا تن من دھن سب کچھ راہِ خدا میں قربان کر رہا ہے۔اس کا ضمیر بیدار ہو جاتا ہے اور باطن غلاظتوں سے پاک ہو جاتا ہے اور اپنا سب کچھ دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے قربان کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔یہی وہ چیز ہے جو اسلام کا مقصود ومطلوب ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو خلوص کے ساتھ قربانی کرنے اور اس کے اصل مقصد کو پانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

ہفت واری اجتماع:۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام ہر پیر کو بعد نماز عشاء تقریباً ۱۰ بجے رات کو نور مسجد کاغذی بازار کراچی میں ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس سے مقتدر و مختلف علمائے اہلسنّت مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

مفت سلسلہ اشاعت:۔

جمعیت کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علمائے اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

مدارس حفظ و ناظرہ:۔

جمعیت کے تحت رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی:۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے تحت رات کے اوقات میں درس نظامی کی کلاسیں بھی لگائی جاتی ہیں جس میں ابتدائی پانچ درجوں کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری:۔

جمعیت کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علمائے اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لیے اور کیسٹیں سماعت کے لیے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔